48997- كيا مسافر سنتيں ادا كرے گا ؟

سوال

اگر ميں مسافر ہوں اور مسجد ميں امام كے ساتھ پورى نماز ادا كروں تو كيا سنن موكدہ ادا كروں يا نہ ؟

پسندیدہ جواب

مسافر جتنے چاہے نفل ادا كر سكتا ہے اس كے ليے نوافل ترك كرنے مسنون نہيں، صرف نماز ظہر كى پہلى اور بعد اور مغرب اور عشاء كى سنن موكدہ ترك كرنا مسنون ہے.

ليكن اس كے علاوہ باقى سنتيں مسافر ادا كرے گا، صحيح مسلم ميں ابو قتادہ رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سفر ميں فجر كى سنن موكدہ ادا كيا كرتے تھے.

صحيح مسلم حديث نمبر (680).

اور اسى طرح يہ بھى ثابت ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فتح مكہ كے موقع پر صلاۃ ضحى كى آٹھ ركعت ادا كى تھيں.

صحيح بخارى حديث نمبر (357) صحيح مسلم حديث نمبر (336).

اور يہ بھى ثابت ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سفر ميں نماز وتر ادا كيا كرتے تھے.

صحيح بخارى حديث نمبر (1000).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

" رہا سنن راتبہ و موكدہ سنتوں كا مسئلہ، چنانچہ ميں نے سنت ميں پائے جانے والے نوافل پر تامل اور غور و فكر كيا تو مجھ پر يہ ظاہر ہوا كہ ظہر اور مغرب اور عشاء كى موكدہ سنتيں ادا نہيں كى جائينگى.

ليكن ان كے علاوہ باقى سنتيں اور نوافل ادا كيے جائينگے، مثلا فجر كى سنتيں، اور وتر، اور قيام الليل اور چاشت كى نماز، اور تحيۃ المسجد، حتى كہ باقى مطلقا نوافل ادا كيے جائينگے " اھ

ديكھيں : مجموع فتاوى ابن عثيمين (258/15).

سفر ميں موكدہ سنتيں ادا كرنے والے شخص پر ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے انكار كيا اور اسے اچھا نہ جانا.

بخارى اور مسلم ميں حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رحمہ اللہ سے مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ ميں مكہ كے راستے ميں ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما كے ساتھ تھا تو انہوں نے ہميں ظہر كى دو ركعت پڑھائيں، پھر وہ اپنے پڑاؤ والى جگہ كى جانب آئے اور ہم بھى ان كے ساتھ تھے حتى كہ وہ اپنى جگہ ميں آ كر بيٹھ گئے اور ہم بھى ان كے ساتھ بيٹھ گئے، تو وہ نماز والى جگہ كى طرف متوجہ ہوئے اور كچھ لوگوں كو كھڑے ديكھا تو كہنے لگے : يہ لوگ كيا كر رہے ہيں ؟

میں نے کہا : وہ نفلی نماز ادا کررہے ہیں، توانہوں نے فرمایا : اگرمیں نے نفل پڑھنے ہوتے تو نماز مکمل کرتا، میرے بھتیجے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اوران کی صحبت میں رہا توانہوں نے دو رکعت سے زیادہ نماز ادا نہیں کی حتی کہ اللہ تعالی نے ان کی روح قبض کرلی اورمیں نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بھی صحبت اختیار کی توانہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کی حتی کہ اللہ تعالی نے ان کی روح قبض کرلی، اورمیں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ بھی رہا توانہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کی حتی کہ اللہ تعالی نے ان کی روح قبض کرلی، پھرمیں عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ رہا توانہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کی حتی کہ اللہ تعالی نے ان کی روح قبض کرلی، اور پھر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{یقینا تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہیں}.

صحیح بخاری حدیث نمبر(1102) صحیح مسلم حدیث نمبر(689).

واللہ اعلم .